Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۳ | مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد کو بھی نسبتاً افاقہ ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کی صحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے صاحبزادہ میاں منیر احمد صاحب کے ٹانسلز کا اپریشن ۳۰ اکتوبر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن نے نہایت کامیابی کے ساتھ کیا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

۲۸ اکتوبر جامعہ احمدیہ اور گورداسپور پولیس کلب کے درمیان ہاکی میچ ہوا جسمیں جامعہ احمدیہ دو گولوں پر فتحیاب رہا۔ ۲۹ اکتوبر مارننگ کلب قادیان نے بھی دو گولوں سے گورداسپور پولیس کلب سے ہاکی کا میچ جیتا۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### اب وقت ہے کہ اپنے مال سے دین کی خدمت کی جائے۔

"جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اس کے اندر نہیں۔ اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے۔ اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا۔ لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم سے چلتا ہے۔ اور تقویٰ کی راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا۔ یا دنیا پر گرا ہوا ہے۔ وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے۔ وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ کیونکہ علاوہ لنگرخانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں..... تالیف و اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے..... یہی امور ہیں جن کے لئے ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے۔ تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ اُن کی مدد پہونچتی رہے۔ گو تھوڑی مدد ہو۔ تو وہ اس مدد سے بہتر ہے۔ جو مدت تک فراموشی اختیار کرکے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی نہیں ہاتھ آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔ اور اس راہ میں وہ روپیہ لگائے۔ اور بہر حال صدق دکھائے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پائے۔ کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

(کشتی نوح صفحہ ۶۳ و ۶۴، مطبوعہ ۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبار احمدیہ

## ضلع جالندھر میں سیرت النبی کے جلسے

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ضلع جالندھر میں سیرت النبی کے جلسوں کی تعداد ۵۰ قرار دی ہے جس کی تقسیم اس طرح پر ہوگی۔

| تحصیل وار | تعداد جلسہ کل | انسپکٹران تبلیغ | تعداد جلسہ |
|---|---|---|---|
| تحصیل نواں شہر | ۲۰ | مولوی فضل دین صاحب بنگہ حلقہ تھانہ بنگہ | ۱۰ |
| | | میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر نواں شہر حلقہ تھانہ راہوں | ۱۰ |
| تحصیل جالندھر | ۱۰ | بابو فضل دین صاحب اوورسیر چھاؤنی جالندھر حلقہ تحصیل جالندھر | ۱۰ |
| تحصیل نکودر | ۱۴ | حافظ عبد اللہ صاحب ٹیچر ہائی سکول نکودر حلقہ تحصیل نکودر و تھانہ نورمحل | ۱۴ |
| تحصیل پھلور | ۱۰ | چوہدری غلام علی صاحب مع میانوال حلقہ تھانہ پھلور | ۶ |

خاکسار حاجی غلام احمد کریام

## تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین کے متعلق اطلاع

خریداران مطلع رہیں۔ کہ رسالہ ہذا کا اکتوبر میں کوئی نمبر شائع نہیں ہوگا۔ خزاں اور سرما ہر دو نمبروں کو ملا کر دسمبر میں انشاء اللہ سالنامہ یا تصویر شائع کر لیا جائے گا۔ اس سے پہلے بہار اور گرما نمبر اپنے وقت پر باقاعدہ شائع ہو چکے ہیں۔ اہل قلم اصحاب سالنامہ کے لئے مضامین بھیجکر اعانت فرمائیں۔ خاکسار ایڈیٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین قادیان

## اجرائے الفضل کی درخواست

خاکسار ان دنوں بیروزگار ہے اس لئے اخبار الفضل جاری نہیں کرا سکتا۔ مگر پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ کوئی صاحب میرے نام اخبار جاری کرا کر عند اللہ ماجور و عندی مشکور ہوں۔ خاکسار محمد شفیع خاں۔ بی۔اے۔ موضع جگیت پور باجرہ۔ ڈاکخانہ رام گڑھ۔ ریاست جموں۔

## تلاش گمشدہ

مہر محمد رمضان ولد سراج دین ساکن موضع دولیوالہ تحصیل قصور عرصہ تقریباً تین ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ اس کے والدین اور اہل و عیال سخت بے چین ہیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھے۔ تو گھر آ جائے۔ اور اگر کسی دوست کو اطلاع ہو۔ تو بھیج دیں۔ یا مجھے مطلع کریں۔ خاکسار محمد صدیق بیگ سیکرٹری انسپکٹر قصور

## سیکنڈ ہینڈ کتب کی ضرورت

مجھے منشی فاضل کے موجودہ کورس کی سیکنڈ ہینڈ کتب بغرض امتحان فوری درکار ہیں۔ کسی احمدی دوست کے پاس ہوں تو بذریعہ خط و کتابت قیمت وغیرہ کا فیصلہ کریں۔ خاکسار بشیر احمد۔ خادم۔ جی۔ٹی ہسپتال بمبئی

## درخواستہائے دعا

۱۔ حکیم عبد الرحمن صاحب کاغانی عرصہ پانچ ماہ سے علیل چلے آ رہے ہیں اور بہت ہی لاغر اور ضعیف ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم قادیان

۲۔ افسران بالا نے سفارش کی ہے۔ کہ مجھے انسپکٹری کے عہدہ پر بحال کیا جائے۔ احباب دعا کریں۔ خاکسار نیاز محمد سب انسپکٹر پولیس دادو سندھ

۳۔ میرا بچہ ایک ماہ سے گم ہو گیا ہے۔ اس کے مل جانے کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار نور محمد از دنیا نگر۔

۴۔ میرا لڑکا ضلعداری کے آخری امتحان میں شامل ہونے والا ہے۔ احباب کامیابی کی دعا کریں۔ خاکسار محمد شفیع کالا باغ۔

۵۔ میرے بچہ کی کامل صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد علی از فیض اللہ چک

۶۔ خاکسار کا اکلوتا لڑکا عرصہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار بدر الدین فیض اللہ چک۔

۷۔ میرے والد صاحب اور دو چھوٹے بھائی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد اسحاق سیالکوٹی۔ قادیان

۸۔ میں بعض مشکلات میں ہوں جو عرصہ سے سخت ذہنی و جسمانی تکلیف دیتے چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ خداوند تعالیٰ مشکلات سے نجات بخشے۔ خاکسار حامد از بمبئی۔

۹۔ مستری محمد اسماعیل صاحب صدر راولپنڈی بعض مشکلات کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد سعید از راولپنڈی

## اعلانات نکاح

۱۔ میرے لڑکے رحمت اللہ کا نکاح بعوض مبلغ ۵۰۰ روپے حق مہر ملک فیروز الدین صاحب احمدی سکنہ کنجاہ ضلع گجرات کی صاحبزادی ممتاز بیگم کے ساتھ مورخہ ۶۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ملک عبد الغنی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کنجاہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد عبد اللہ احمدی میڈیکل پریکٹیشنر از سرگودہ

۲۔ اپنے لڑکے غلام محمد کا نکاح مسمات اللہ جوائی بنت میاں احمد دین صاحب احمدی موضع کوٹ شاہ عالم ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر پر بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء کو خاکسار نے پڑھا۔ خاکسار محمد مراد۔ پنڈی بھٹیاں

۳۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب پوسٹ ماسٹر دیپالپور کا نکاح میری ہمشیرہ زادی محمودہ بیگم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر۔ نیز مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مبلغ بخارا کا نکاح خاکسار کی اہلیہ خورد کی ہمشیرہ فاطمہ سے آٹھ سو روپے مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ اکتوبر بعد از نماز عصر پڑھا۔ خاکسار حکیم محمد عمر۔ قادیان۔

## ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے گھر لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار یوسف علی احمدی۔ قادیان

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے گھر لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار عطاء اللہ۔ قادیان۔

۳۔ میرے گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ لیکن اسی دن سے بیوی سخت بیمار ہے۔ احباب بچہ کی درازی عمر اور اسکی والدہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد مظفر۔ پشاور

۴۔ خاکسار کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۱۔ اکتوبر لڑکا پیدا ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے نام عبد الشکور رکھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ عمر دراز اور خادم دین ہو۔ خاکسار مرزا عبد الحمید کلرک مصباح

۵۔ میرے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ درازی عمر۔ اور سعادت دارین کی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار سید منظور علی۔ قادیان

۶۔ میرے ہاں مولیٰ کریم کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد خیرپور

## دعائے مغفرت

۱۔ مکرمی عادل شاہ صاحب چیف نمبردار ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کی صاحبزادی امۃ الرحمن صاحبہ مرحومہ کی وصیت کے ماتحت بہت سے پارچات غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

۲۔ میری ہمشیرہ عنایت بیگم جو شیخ عطا محمد صاحب ہیڈ کانسٹیبل پولیس کی اہلیہ تھیں۔ ۲۳ اکتوبر کو اچانک فوت ہو گئیں مرحومہ نہایت مخلص احمدی اور دیندار خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پانچ خورد سالہ بچے چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ پڑھنے کی درخواست ہے۔ اس جگہ جنازہ پڑھنے والے بالکل گنتی کے آدمی تھے۔ خاکسار فضل الرحمن مبلغ افریقہ از چک نمبر ۹۵ منٹگمری

## سیرت النبی کے جلسوں کے لئے نہایت مفید کتب

**زندہ نبی**:۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اعجازی مضمون ہے۔ جو حضور نے پادری لیفرائے کے جواب میں اس کی تقریر سے قبل رقم فرمایا تھا جو اس کی تقریر کا مکمل جواب تھا۔ اب اس کو کتاب گھر قادیان نے بصورت ٹریکٹ چھپوا کر یوم سیرت النبی کے موقعہ پر شائع کیا ہے۔ اس نادر مضمون کی اشاعت ایسے موقعہ پر نہایت موزوں ہے۔ قیمت بھی بہت تھوڑی ہے۔ یعنی عہ فی سینکڑہ

**درثمین**: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف اردو نظموں کا مجموعہ جیبی سائز ایک روپیہ کی ۱۶۔ جلدیں۔ یعنی فی جلد ایک آنہ قیمت

**چیلنج درباره امام الزمان**۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو پیش کر کے چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ اس زمانہ کا امام سوائے حضرت مرزا صاحب کے کوئی اور ثابت کرو۔ تو دس ہزار روپیہ نقد انعام لو۔ ایک روپیہ کی ۱۶۔ کاپیاں

**برگزیدہ رسول**۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق غیر مسلم تعلیم یافتہ ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۳ | قادیان دارالامان مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

# قادیان میں علوم مشرقیہ کے امتحانات کا سنٹر

## "زمیندار" کے نامہ نگار کی غلط بیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### زبان عربی کے متعلق ہر مسلمان کا فرض

عربی زبان کی ترقی اور ترویج کی کوشش کرنا ہر مسلمان کا مذہبی اور دینی فرض ہے۔ کیونکہ یہی وُہ مقدس زبان ہے۔ جس میں خداتعالیٰ نے ہدایت اور رشد کا وُہ بے نظیر اور بے مثال خزانہ نازل فرمایا جس کا نام قرآن کریم ہے۔ اور جس کے حقائق و معارف روحانیت کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتے۔ اور قیامت تک دُنیا کو روحانی زندگی بخشنے کا مُوجب ہیں۔ پھر یہی وُہ مقدس زبان ہے۔ جو روحانیت کے سب سے بڑے مظہر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات اور احکام کی حامل ہے۔ اسی میں وُہ صراطِ مستقیم بتایا گیا ہے۔ جس پر چل کر انسان اپنے خالق ومالک کا محبُوب بن سکتا۔ اور دنیا میں کامیاب و بامراد ہو سکتا ہے۔ اور اسی میں مسلمانوں کے اخلاق کے ایمان پرور اور دنیوی زندگی میں مشعل ہدایت کا کام دینے والے حالات اور واقعات پائے جاتے ہیں۔ غرض عربی زبان وُہ مبارک زبان ہے۔ جس پر مسلمانوں کی دینی اور دنیوی زندگی کا مدار ہے۔ اس وجہ سے ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے۔ کہ عربی زبان کی اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ نہ صرف خود اس کے متعلق ضروری واقفیت پیدا کرے۔ بلکہ دوسروں کو بھی واقف کرنے میں حصہ لے۔ تاکہ مسلمان کہلانے والے اسلام کو اس کی اصل اور حقیقی شکل میں دیکھ سکیں۔ اس کی بے نظیر خوبیوں اور صداقتوں سے آگاہ ہو سکیں اور اپنے اعمال کو اسلام کی صحیح تعلیم کے مطابق بنا کر خداتعالےٰ کی برکات اور انعامات کے وارث بن سکیں ؛

### زبان عربی کے متعلق جماعت احمدیہ کی کوشش

اسی بات کو مدنظر رکھتے ہُوئے جماعتِ احمدیہ نے خداتعالےٰ کے فضل سے عربی تعلیم کا نہایت اعلےٰ انتظام کر رکھا ہے۔ اور ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس اسلوب اور جس طریق سے قادیان کی ایک طویل عرصہ کی قائم شدہ دینی درسگاہوں میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہے اس کا مقابلہ ہندوستان چھوڑ کسی مسلمان حکومت کی بھی کوئی قدیم سے قدیم درسگاہ نہیں کر سکتی۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی دینی درسگاہوں میں تعلیم پانے والے عربی تعلیم کی تکمیل اپنا فرض سمجھتے۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اسے حاصل کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ جو طلبار اس مقصد اور مدعا کو پیش نظر رکھ کر علوم عربیہ کے حصول میں مشغول ہوں۔ ان کے شوق اور ولولہ کا مقابلہ وُہ طلبار قطعاً نہیں کر سکتے۔ جو دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کے اسباب و ذرائع نہ رکھنے کی وجہ سے عربی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں۔ اور پھر جن کے پیش نظر صرف یہ مقصد ہو۔ کہ وُہ اس طرح کچھُ نہ کچھ قوتِ لایموت مہیا کر سکیں ؛

### علوم مشرقیہ کے امتحانات کا سنٹر قادیان

غرض خداتعالےٰ کے فضل سے چونکہ قادیان میں علوم عربیہ کی تحصیل کرنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جن میں نہ صرف ہندوستان کے مختلف علاقوں کے بلکہ بیرون ہند کے طلبار بھی شریک ہوتے ہیں۔ اور اس طرح عربی زبان کی نمایاں ترقی و اشاعت ہو رہی ہے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ پنجاب یونیورسٹی نے علوم مشرقیہ اور خصوصاً عربی کے جو امتحانات مقرر کر رکھے ہیں۔ ان کا سنٹر قادیان میں بھی مقرر کرا لیا جائے۔ تاکہ امتحانات دینے والوں کو کسی دوسرے مقام پر جانے۔ اور وہاں رہائش و خورد نوش وغیرہ کا عارضی انتظام کرنے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کا ازالہ ہو سکے۔ اس کے لئے یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد سے خط و کتابت کی گئی۔ اور جب ان پر واضح کر دیا گیا۔ کہ قادیان میں علوم مشرقیہ کے امتحانات دینے والوں کی ایک کافی تعداد ہوتی ہے۔ تو انہوں نے گزشتہ سال سے قادیان کو سنٹر قرار دے دیا۔

### "زمیندار" کی شرارت

ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جس پر کسی کو کسی قسم کا اعتراض کرنے۔ یا کسی قسم کی مخالفت کرنے کا حق ہو۔ اور خاص کر کسی مسلمان کے متعلق تو قطعاً خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وُہ اس کے خلاف زبانِ اعتراض دراز کرے گا۔ اور علوم عربیہ کے امتحانات کا ایک نیا سنٹر مقرر ہونا اسے ناگوار گزرے گا۔ کیونکہ جب ہر مسلمان کا یہ دینی اور مذہبی فرض ہے۔ کہ عربی زبان کی ترقی میں کوشاں ہو۔ تو کس طرح کوئی شخص مسلمان کہلاتا ہُوا۔ اس میں روکاوٹ ڈالنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اخبار "زمیندار" جو جماعت احمدیہ کی مخالفت میں شرافت اور انسانیت کے حدُود سے گزر چکا ہے۔ وُہ اس معاملہ میں بھی شرارت کرنے سے باز نہیں رہ سکا۔ چنانچہ اُس نے اپنے ۱۲ر اکتوبر کے پرچہ میں کسی بے نام و نشان "نامہ نگار" کی طرف سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں قادیان کو علوم مشرقیہ کے امتحانات کا سنٹر مقرر کئے جانے کی مخالفت کرتے ہُوئے حسب معمول انتہار درجہ کی دروغگوئی سے کام لے کر لکھا ہے۔

### غلط بیانی اور دروغگوئی

"قادیانیوں نے جس طرح گورنمنٹ کے دوسرے اداروں پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ اسی طرح انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے اربابِ حل وعقد پر بھی ڈورے ڈال کر انواع و اقسام کے حیل و وسائس سے کام لیتے ہوئے اس سال قادیان کو علوم مشرقیہ کے امتحانات کے لئے سنٹر مقرر کرا لیا۔ ایام امتحان میں امتحان گاہ میں جو کچھ ہوتا رہا۔ اس کی تصدیق کے لئے سال ہائے گزشتہ اور سال رواں کے نتائج کا موازنہ کر لینا کافی ہے۔ نتائج کا ایک دم زمین سے آسمان تک پہونچ جانا صاف بتلاتا ہے۔ کہ واقعات کی رفتار کیا ہے۔ اور دیانت و امانت کا کس طرح خون کیا گیا۔ مزید براں سُنا جاتا ہے۔ کہ بعض ایسے اشخاص نے جو وہاں موجود تھے۔ اپنی چشم دید شہادتیں بھی بعض اشخاص کے سامنے بیان کی ہیں۔ جو نہایت ہی حیرت انگیز اور موجب عبرت ہیں۔"

### احمدی طلبار کی خصوصیت

قبل اس کے کہ ہم اعداد و شمار کے رُو سے "زمیندار" کی غلط بیانی۔ اور دروغگوئی کو پایۂ ثبوت تک پہونچائیں۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ خداتعالےٰ کے فضل سے قادیان کے طلبار اپنی دینی اور مذہبی تربیت کے لحاظ سے ایک خاص خصوصیت رکھتے ہیں۔ اور ان کے متعلق یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ امتحان دیتے ہُوئے ان سے کوئی خلاف دیانت و امانت بات سرزد ہو سکتی ہے۔ ہمارے طلبار سالہا سال لاہور۔ اور امرتسر کے سنٹروں میں امتحانات دیتے رہے ہیں۔ لیکن اس قسم کی کوئی ایک بھی مثال پیش نہیں کی جا سکتی کہ کسی احمدی طالب علم نے کوئی معمولی سی بات بھی دیانت داری کے خلاف کی ہو۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## احمدی طلباء ایک غیر مسلم کی نظر میں

ہمارے طلباء کو بفضل خدا یہ ایسا امتیاز حاصل ہے۔ کہ اس کا غیر متعصب غیر مسلم بھی اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء میں جب ہمارے طلباء علوم مشرقیہ کے امتحانات دینے کے لئے امرتسر گئے۔ تو مسٹر بھنوٹ سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر حال ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن نے جو اس وقت امرتسر سنٹر کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میری مدت سے یہ خواہش تھی۔ کہ میں اپنے ان جذبات کا اظہار کروں۔ جو میں قادیان کے طلباء کے متعلق اپنے اندر پاتا ہوں مگر کوئی موقعہ میسر نہ آنے کی وجہ سے میں اس مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اب جبکہ ایک ایسی تقریب پیدا ہو گئی ہے۔ میں ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ اپنے ان خیالات کا اظہار کروں۔ میں ایک عرصہ سے اس سنٹر کا سپرنٹنڈنٹ ہوں۔ اور ایک عرصہ سے قادیان کے طلباء بھی اس سنٹر میں امتحان دینے کے لئے آتے ہیں۔ مگر میں نے کبھی بھی قادیان کے کسی لڑکے کو اس اخلاقی کمزوری کا حامل نہیں پایا۔ جو میں اور طلباء میں آئے دن دیکھتا رہتا ہوں۔ اور ان طلباء سے مجھے کبھی بھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔"

ان الفاظ سے جو ایک غیر مسلم سپرنٹنڈنٹ نے قادیان کے طلباء کی دیانت و امانت اور ان کی اخلاقی حالت کے متعلق بیان کئے۔ نہ صرف یہ معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ ہمارے طلباء کی اخلاقی حالت کس درجہ قابل تعریف ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے اساتذہ بھی نہایت اعلیٰ اخلاق۔ اور اعلیٰ کیرکٹر کے انسان ہیں۔ ایسے اساتذہ سے تعلیم و تربیت پانے والے طلباء کے متعلق "زمیندار" کا یہ کہنا کہ ۱۹۳۲ء کے امتحانات میں انہوں نے دیانت و امانت کا خون کیا۔ حد درجہ کی بے ہودگی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

### قادیان کے سنٹر کا سپرنٹنڈنٹ

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رہے۔ کہ قادیان کے سنٹر کے سپرنٹنڈنٹ ایک معزز غیر احمدی صاحب تھے۔ اگر دوران امتحان میں وہ ہمہ تن طلباء کی طرف متوجہ رہنے کے باوجود کوئی قابل گرفت بات نہ پا سکے۔ تو "زمیندار" اور اس کے "نامہ نگار" کو گھر بیٹھے کس طرح دیانت و امانت کے خلاف حرکات کا علم ہو گیا۔ اور پھر آج تک کیوں اس کا اظہار نہ کیا گیا۔ در اصل یہ نہایت شرمناک دروغگوئی اور غلط بیانی ہے جس کا ارتکاب کرتے ہوئے اتنا بھی خیال نہ کیا گیا۔ کہ اس کی زد احمدی طلباء کی نسبت اپنے ہی ایک ہم عقیدہ شخص پر پڑتی ہے ہمارے نزدیک سپرنٹنڈنٹ صاحب نے جو ایک معزز غیر احمدی اور اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ نہایت دیانت اور امانت کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیا۔ لیکن افسوس کہ "زمیندار" نے اندھا دھند ان پر بھی حملہ کر دیا۔

## امتحان کے نتائج

اب اعداد و شمار بھی ملاحظہ فرمائیے۔ ۱۹۳۱ء میں جبکہ سنٹر امرتسر تھا۔ مولوی فاضل کے امتحان میں ہمارے ۳۴ طلباء شریک ہوئے۔ جن میں سے ۲۴ پاس ہوئے۔ گویا ستر فیصدی سے بھی زائد نتیجہ رہا۔ اور یونیورسٹی میں قریباً ۵۰ فیصدی رہا۔ لیکن ۱۹۳۲ء میں جبکہ سنٹر قادیان مقرر ہوا۔ ۲۹ طلباء مولوی فاضل کے امتحان میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۶ پاس ہوئے۔ اور ۵۶ فیصدی کے قریب نتیجہ رہا۔ ان اعداد سے ظاہر ہے۔ کہ ۱۹۳۲ء کا نتیجہ ۱۹۳۱ء کی نسبت ۱۵ فیصدی کم رہا۔ اور اس سال قادیان کا کوئی طالب علم پنجاب یونیورسٹی میں اول نمبر پر بھی نہ نکلا۔ حالانکہ گزشتہ سالوں میں جبکہ سنٹر لاہور۔ اور امرتسر تھے۔ متعدد بار قادیان کے طلباء اول نمبر پر نکلتے رہے ہیں۔ ان اعداد و شمار کی موجودگی میں یہ کہنا۔ کہ امسال قادیان کے طلباء کے نتائج ایک دم زمین سے آسمان تک پہونچ گئے۔ صریح غلط بیانی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

### شرارت کی وجہ

دراصل اس قسم کی شرارت اور بیہودہ گوئی کی وجہ وہی بغض و کینہ ہے۔ جو "زمیندار" اور اس کے کوڑ مغز نامہ نگاروں کے قلوب میں جماعت احمدیہ کے متعلق جاگزین ہے۔ ان کی آنکھوں میں قادیان کی ہر ترقی خار کی طرح کھٹکتی ہے۔ اور اس وجہ سے ہر وقت انگاروں پر لوٹتے رہتے ہیں۔ لیکن انہیں سن لینا چاہیئے۔ ان کے لئے ان انگاروں کی تپش ہرگز کم نہ ہوگی۔ بلکہ روز بروز بڑھتی جائے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ہر قدم ترقی کے ہر پہلو کے لحاظ سے آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں۔ جو اسے آگے بڑھنے سے روک سکے۔

### ترقی تعلیم کے متعلق جماعت احمدیہ کے عزائم

"زمیندار" اور اس کے "نامہ نگار" قادیان میں علوم مشرقیہ کا سنٹر مقرر ہونے پر ہی تلملا اٹھے ہیں۔ حالانکہ ترقی تعلیم کے متعلق جماعت احمدیہ کے عزائم و ارادوں کے مقابلہ میں اس کی حقیقت ہی کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دن آئے گا۔ اور یقیناً آئے گا۔ جبکہ قادیان میں علوم عربیہ کی یونیورسٹی قائم ہوگی۔ اور اس کے فیوض سے ساری دنیا سیراب ہوگی۔ یہ خیالی باتیں نہیں۔ ایسی یونیورسٹی کی سکیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیر غور ہے۔ اور اس کا کسی قدر ڈھانچہ گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان جماعت احمدیہ کی آگاہی کے لئے پیش بھی ہو چکا ہے۔ یہ یونیورسٹی یقیناً معرض وجود میں آئے گی۔ اور اس سے دینی علوم کی نہریں نکل کر تمام عالم کو سیراب کریں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## مندروں میں اچھوتوں کے خلاف وائسرائے سے درخواست

بنارس ہندوؤں کا مقدس مذہبی تیرتھ ہے۔ اور وہاں کے پنڈتوں کے فیصلہ کو مذہبی معاملات میں سب سے بڑی سند سمجھا جاتا ہے۔ انہی پنڈتوں نے اپنے دستخطوں سے حال میں وائسرائے کی خدمت میں ایک محضر نامہ ارسال کیا ہے۔ جس میں مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ ایسی مداخلت کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ محضر میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ مندروں میں اچھوتوں کا داخلہ ہندو شاستروں۔ قدیم رواج۔ اور مذہبی روایات کے خلاف ہے۔ اس لئے ملکہ کے شاہی اعلان ۱۸۵۸ء کے ماتحت اس قسم کی مذہب میں مداخلت کو روک دیا جائے۔

وائسرائے ہند اس درخواست کو منظور کریں۔ یا نہ کریں۔ لیکن اس سے یہ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کو اپنے مذہب میں ناقابل برداشت مداخلت سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے بہترین طریق تو یہ ہے۔ کہ عام لوگوں کو مذہبی احکام سے آگاہ کرکے اس رو کے مقابلہ کے لئے کھڑا کریں۔ جس کے چلانے والے سیاسی مفاد کی خاطر ہندو دھرم کی بنیادوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت کا بھی فرض ہے۔ کہ مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے والوں کو روکے

## گاندھی جی کی رہائی

جب حکومت بارہا کہہ چکی ہے۔ کہ جب تک گاندھی جی سول نافرمانی سے قطع تعلق نہ کریں گے۔ اس وقت تک ان کی رہائی کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا۔ تو پھر حکومت سے گاندھی جی کی رہائی کی درخواست کرنا خواہ مخواہ اپنی بات کھونا نہیں تو اور کیا ہے معلوم نہیں مولانا شوکت علی نے گاندھی جی کی رہائی کو حکومت کا مسلمانوں پر احسان کیونکر قرار دیا۔ اور ان کی رہائی کو ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے ضروری کس لحاظ سے بتایا۔ گاندھی جی نہ مسلمانوں کی خاطر قید ہوئے۔ اور نہ ان کی رہائی کا احسان مسلمان اپنے کندھوں پہ اٹھانے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح گاندھی جی نے ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے پہلے کیا کیا۔ کہ اب ان سے کسی بہتری اور بھلائی کی توقع کی جائے۔ اگر گاندھی جی کی رہائی اتنی ہی ضروری ہے۔ تو عذر ان سے کیوں نہیں کہا جاتا۔ کہ حکومت کی پیش کردہ شرائط مان کر رہائی حاصل کرلیں اچھوتوں کی خاطر نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے فائدہ کے لئے جب وہ خودکشی کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ تو کیا ہندو مسلم سمجھوتہ ان کے نزدیک اتنی بھی وقعت نہیں رکھتا۔ کہ اس کے لئے حکومت کو ایک پرزہ کاغذ پر دستخط کرکے دے دیں۔

احمدیت کے متعلق مضمون

# حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر کائنات کی شہادت

# تمدنی۔ سیاسی۔ زمینی اور فلکی تغیرات کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں جو نشانات بیان فرمائے اور جن کا پورا ہونا ہم موجودہ زمانہ میں بچشم خود دیکھ رہے ہیں ان کا ایک حصہ گذشتہ پرچہ میں درج کیا جا چکا ہے۔ آج بھی اسی ضمن میں بعض اور امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## سلام کا نرالا طریق

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمدنی تغیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ اس وقت سلام کا طریق بالکل بدلا ہوا ہوگا امام احمدؒ معاذ بن انسؓ سے روائت کرتے ہیں کہ لوگ آپس میں ملتے ہوئے ایک دوسرے پر لعنت کرینگے۔ گو شارحین نے لکھا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ سفلہ طبع لوگ ایک دوسرے کو گالیاں دیا کرینگے۔ اور یہ بات بھی مسلمان کہلانے والوں میں پائی جاتی ہے۔ مسلمانوں میں ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے کا استقبال گالیوں اور فحش کلمات سے کرتے ہیں اور اسے بے تکلفی اور گہری دوستی کا نتیجہ بتاتے ہیں۔ لیکن اصل میں ایسے تغیر کی طرف بھی اشارہ ہے۔ جو نہ صرف سفلوں بلکہ شرفاء کہلانے والوں میں بھی پایا جائیگا۔ اور یہ بندگی اور تسلیم کہنے کا رواج ہے۔ جو کثرت سے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں نے اسلامی طریق سلام کو چھوڑ کر ہندوؤں کی تقلید میں بندگی کہنا شروع کر دیا حالانکہ بندگی کے معنی یہ ہیں کہ میں آپ کے سامنے اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہوں ۔ حالانکہ یہ ملاعن ہے۔ کیونکہ جب کوئی ایسے الفاظ بندوں کے لئے اپنی زبان سے نکالتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ تو وہ گویا خدا کی لعنت اس پر ڈالتا ہے۔ یہ تغیر مسلمانوں میں نہایت نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ اسلامی طریق سلام بہت حد تک مفقود ہو چکا ہے۔

## عزت کی وجہ

دوسرا تمدنی تغیر بروائت ابن عباس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمایا۔ کہ اس زمانہ میں عزت مال و دولت کی وجہ سے ہوگی۔ علم دین کی وجہ سے نہیں ہوگی ہم دیکھتے ہیں یہ حالت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ مالدار اور صاحب ثروت لوگ علماء دین کے پاس آنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ یا آج یہ زمانہ ہے کہ علماء کہلانے والے امراء کی دہلیزوں پر ناک رگڑنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

## غیر مسلم کی تعریف

تیسرا تغیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کی روائت کے رو سے بیان فرمایا ہے۔ کہ ایک زمانہ مسلمانوں پر ایسا آنے والا ہے کہ ایک شخص کی تعریف کی جائیگی اور کہا جائیگا کہ فلاں شخص کیسا ہی بہادر ہے۔ کیسا خوش طبع ہے کتنا نیک اخلاق ہے۔ کس قدر عقلمند ہے ۔ حالانکہ ما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ۔ اس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ آج کل کے مسلمان اس عیب میں جس طرح مبتلا ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ خاص کر وہ لوگ جو گاندھی جی کے ثناء خواں ہیں۔ ان کی حالت بالکل نمایاں ہے۔

## مومنوں کی تحقیر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور علامت یہ بیان فرمائی۔ کہ اس زمانہ میں مومن لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل سمجھے جائیں گے۔ اب دیکھ لو۔ بے دینوں ہر قسم کے عیوب کا ارتکاب کرنے والوں حتیٰ کہ خدا اور رسول کو برا کہنے والوں کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ ان کے ساتھ اتحاد اور اتفاق پر زور دیا جاتا ہے۔ ان کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کیا جاتا ہے۔ ان کے لغو ترین افعال و حرکات کی بھی ستائش کی جاتی ہے۔ مگر خدا کے وہ بندے جو اسلام کی حفاظت میں مشغول ہیں۔ جو اشاعت اسلام اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں ۔ جو اسلام کے لئے اپنی مال و جان قربان کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں اور جو اشاعت ملت کے لئے نہایت ہی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں انکی تذلیل کی جاتی ہے۔

## عورتوں کا لباس

تمدن میں ایک اور شرمناک تغیر کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دی۔ کہ اس زمانہ میں عورتیں باوجود لباس پہننے کے ننگی ہونگی۔ اس حدیث کی صداقت آج کل دو طریق پر ثابت ہو رہی ہے ۔ ایک تو اس طرح کہ عورتیں اتنے باریک کپڑے پہن کر اور ستر کے اعضاء کو نمایاں کر کے بے پردہ گھروں سے نکلتی ہیں۔ کہ ان کا لباس نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے دوسرے عورتوں کا لباس اتنا مختصر ہوتا جارہا ہے۔ کہ وہ باوجود لباس پہننے کے ننگی ہوتی ہیں۔

## تجارت میں عورتوں کی شمولیت

حج الکرامہ کی روائت کے مطابق ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس زمانہ میں عورتیں مردوں کے ساتھ مل کر تجارت کریگی ۔ یہ علامت بھی بالکل واضح ہے۔ آج کل عورتیں مردوں کے دوش بدوش تجارتی کاموں میں نظر آتی ہیں ۔ دوکانوں پر خوبصورت عورتیں اس لئے مقرر کی جاتی ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ تجارت کو فروغ حاصل ہو۔

## مردوں کا زینت کرنا

ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمدنی تغیرات میں یہ بیان فرمائی ہے کہ اس وقت مرد عورتوں کی طرح زینت کرینگے ۔ اور ان کی شکلیں اختیار کرینگے ۔ یہ پیشگوئی بھی دو طرح پوری ہو چکی ہے ۔ اول اس طرح کہ مرد کثرت سے ڈاڑھی مونچھ منڈوا کر عورتوں سے مشابہت اختیار کر چکے ہیں ۔ دوم تھیٹروں میں کثرت سے مرد عورتوں کا بھیس بدل کر تماشا کرتے گاتے اور ناچتے ہیں۔

## طاعون کا آنا

عام تمدنی تغیرات کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی کچھ اور علامتیں بھی بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً جسمانی حالت اور صحت عامہ پر بھی روشنی ڈالی ہے چنانچہ حضرت انسؓ سے روائت ہے۔ کہ جب دجال ظاہر ہوگا۔ تو اس وقت طاعون پڑیگی ۔ کون نہیں جانتا ۔ کہ گزشتہ نصف صدی کی طاعون نے کس قدر ہلاکت برپا کی ۔ اس کے مہلک حملے اس وقت تک کروڑوں افراد کو ہلاک کر چکے ہیں۔

## مرگ مفاجات کی کثرت

ایک اور علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی۔ کہ اس وقت مرگ مفاجات ظاہر ہوگی ۔ اس کی صداقت میں بھی کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آج کل مرگ مفاجات نہایت کثرت سے پائی جاتی ہے۔ ہر سال ہزاروں آدمی اچانک مرجاتے ہیں۔ جس کی ایک وجہ شراب کی کثرت بھی ہے جس کے پینے سے اعصابی طاقتیں سخت کمزور ہو جاتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## انفلوئنزا کی خبر

ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی - کہ اس وقت ناک سے تعلق رکھنے والی ایک بیماری پیدا ہوگی - جس سے لوگ کثرت سے مرینگے - یہ علامت مرض انفلوئنزا کے ذریعہ پوری ہوئی - صرف ۱۹۱۸ء میں دو کروڑ آدمی اس بیماری سے مر گئے -

## عورتوں کی کثرت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نسلی تناسب کا ذکر کرتے ہوئے ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ میں عورتیں مردوں سے زیادہ ہو جائیں گی - یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے - یورپ کے ہر ملک میں عورتوں کی مردوں کے مقابلہ میں بے حد کثرت ہے -

## نئی سواریاں

سواریوں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - کہ اس وقت ایسے سامان نکل آئیں گے کہ لوگ پرانی سواریوں کو چھوڑ دیں گے - اور نئی سواریوں سے کام لینگے - چنانچہ فرمایا - لیترکن القلاص فلا یسعٰی علیھا یعنی اس زمانہ میں سواری کی اونٹنیاں ترک کر دی جائیں گی آج کل ریل - موٹر اور تانگوں وغیرہ کی وجہ سے اونٹوں سے عموماً باربرداری کا ہی کام لیا جاتا ہے - اور وہ بھی بہت کم -

## مسیح موعودؑ کے زمانہ کی مالی حالت

مسیح موعود کے زمانہ کی مالی حالت کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - اس وقت سود خوری بہت بڑھ جائیگی - یہ علامت بھی موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہے آج کل اکثر تجارتیں سود پر ہی چلتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اگر سود نہ لیں تو کام ہی نہیں چل سکتا - وہ مسلمان جنہیں قرآن مجید میں کہا گیا تھا کہ سود لینا یا دینا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے - آج کل سود کا نام منافع رکھ کر اس کے مرتکب ہو رہے ہیں - حتیٰ کہ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں - جو اور مختلف حیلوں اور بہانوں سے سود کے جواز کی کوشش کر رہے ہیں - پھر مالی حالت کے متعلق ایک اور خبر رسول کریم صلی علیہ وآلہ وسلم نے یہ دی ہے - کہ اس زمانہ میں مسیحی اقوام بہ نسبت غیروں کے زیادہ دولتمند ہوں گی چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دجال پر ایمان لائیں گے ان کے گھروں کو وہ مال و دولت سے بھر دیگا مگر جو انکار کریگا ان کے اموال میں کمی آجائے گی - اسی طرح آپ نے فرمایا کہ دجال لوگوں پر بارش برسائیگا اور زمین سے کھیتی اگائیگا جس کا مطلب یہی ہے کہ دجالی رنگ اختیار کرنے والے آسائش

میں رہیں گے -

## سیاسی تغیرات

سیاسی تغیرات کی بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں خبر دی ہے چنانچہ فرمایا ایک وقت مسلمانوں پر ایسا آئیگا کہ وہ بالکل ہمرنگ یہود ہو جائیں گے - جس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جس طرح یہود اپنی سلطنت اور حکومت کھو بیٹھے - اسی طرح مسلمان اپنی دنیوی شان و شوکت اور وجاہت کو ضائع کر دینگے - یہ حالت بھی صاف نظر آرہی ہے

## یاجوج و ماجوج کی قوت

ایک تغیر آپ نے یہ بیان فرمایا کہ اس وقت یاجوج و ماجوج کو بہت قوت حاصل ہو جائیگی - جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں - یاجوج اور ماجوج سے مراد روس اور انگریز ہیں یہ دونوں قومیں اپنے عروج کو پہنچ چکی ہیں - اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتیں پوری ہو گئیں

## نظام حکومت میں توسیع

مسیح موعود کے زمانہ کی سیاسی حالت کے متعلق ایک اور خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دی - کہ اس وقت حکام کی کثرت ہو جائیگی - اس علامت کا پورا ہونا بھی اس طرح دکھائی دیتا ہے کہ پہلے زمانہ کے نظام حکومت میں ہر علاقہ میں صرف ایک دو حکام کا تقرر کافی سمجھا جاتا تھا - مگر اس زمانہ میں انتظام کا طریق بالکل بدل گیا ہے اور حکام کثرت سے مقرر کئے جاتے ہیں -

## فلکی علامات اور ان کا پورا ہونا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس زمانہ کے متعلق زمینی اور فلکی تغیرات کی بھی خبر دی ہے - چنانچہ آپ نے زمینی تغیرات کی ایک علامت خسف بتلائی - خسف سے مراد زلزلوں کی کثرت ہے - یہ زلزلے موجودہ زمانہ میں اس کثرت سے آئے کہ اگر تیس سالوں کے زلازل کی فہرست تیار کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کثرت سے زلزلے تو پچھلے تین سو سال میں نہیں آئے اور موتیں اس قدر واقع ہوئی ہیں - کہ پچھلی کئی صدیوں میں بھی اس قدر موتیں زلزلوں سے واقع نہیں ہوئیں - ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ اس زمانہ میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں خاص تاریخوں پر گرہن لگیگا - اور آپ نے فرمایا جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے - کسی اور مدعی نبوت کی تصدیق کے لئے ان علامات کا ظہور نہیں ہوا - اس پیشگوئی کے مطابق ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں سورج اور چاند کو گرہن ہوا - اور معلوم ہو گیا کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح اعظم کا نزول مقدر ہے

## مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی تصنیف دعوۃ الامیر میں ان تمام علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں - "اگر ایک شخص کو جسے اس زمانہ کی حالت معلوم نہ ہو پہلے اخبار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف کیا جائے پھر اسے دنیا کی تاریخ کی کتب دیدی جائیں کہ ان کو پڑھ کر بتاؤ کہ مسیح موعودؑ کس زمانہ میں ظاہر ہوا ہے - تو وہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے شروع کرکے اس زمانہ کے شروع ہونے تک کسی ایک زمانہ کو بھی مسیح موعود کا زمانہ قرار نہیں دیگا لیکن جونہی وہ اس زمانہ کے حالات کو پڑھیگا بے اختیار بول اٹھیگا کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا تھا سچ تھا - تو مسیح موعودؑ کے ظاہر ہونے کا یہ زمانہ ہے - کیونکہ وہ ایک طرف دین سے بے توجہی کو دیکھیگا دوسری طرف علوم دنیاوی کی ترقی کو دیکھیگا - مسلمانوں کی حکومت کو بعد اقتدار کے ضعیف پائیگا مسیحیت کو تنزل کے بعد ترقی کی طرف قدم مارتا ہوا دیکھیگا - مسیحیت کے ماننے والوں کو ساری دولت پر قابض مگر اس کے مخالفوں کو غریب پائیگا - باوجود طب اور سائنس کی ترقی کے طاعون اور انفلوئنزا کی اجاڑ دینے والی تباہی کا نقشہ اس کی آنکھوں کے سامنے آجائے گا - بیماریوں کو اس زمانہ میں کیڑوں کی طرف منسوب کئے جانے کا حال اسے معلوم ہوگا رسوم اور بدعات میں لوگوں کو مبتلا پائے گا - ریل اور دخانی جہازوں کی خبر پڑھیگا - بنکوں کی گرم بازاری کا نقشہ دیکھے گا - زلزلوں کی کثرت معلوم کرے گا - یاجوج اور ماجوج کی حکومت کا دور دورہ پائے گا - آسمان پر چاند اور سورج کا گرہن اس کی آنکھوں کو کھولے گا - تو زمین پر دولت کی کثرت مزدوروں کی یہ ترقی اس کی توجہ کو اپنی طرف پھیر لیں گی - غرض ایک ایک صفحہ اس زمانہ کی تاریخ کا اور اس صدی کے واقعات کا اس کو اس امر کی طرف توجہ دلائے گا کہ یہ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کا ہے وہ ایک ایک چیز پر نظر نہیں ڈالے گا - وہ مجموعی طور پر سب نشانات پر غور کرے گا - اور اس کے ہاتھ کانپ جائیں گے - اور اس کا دل دھڑکنے لگے گا - اور وہ بے اختیار کتاب کو بند کر دے گا اور بول اٹھے گا کہ میرا کام ختم ہو گیا - آگے پڑھنا فضول ہے مسیح موعود یا تو اسی زمانہ میں نازل ہوا ہے - یا پھر وہ کبھی نازل نہ ہوگا"

مسیح و مہدی کی آمد کا انتظار کرنے والے اصحاب کو چاہیئے کہ وہ غور کریں جب وہ تمام علامات جن کا مسیح موعود کے زمانہ سے تعلق تھا - موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکیں - تو مسیح موعود کدھر گیا اگر خدا اور اس کے رسول کا فرمودہ سچ ہے - تو یقیناً مسیح موعود کو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدن اسلام

# اسلام اور مدنیت

(۳)

لارڈ گر ومر نے اپنی تصنیف "مصر جدید" میں اپنی زہر آلود ذہنیت اور تعصب سے مجبور ہو کر اسلام ایسے کامل مذہب پر جو بے ہودہ نیش زنی کی ہے۔ اس کا عقلی و نقلی دلائل سے رد کرنے کے بعد ایک گذشتہ پرچہ میں اسلامی دور کے متعلق تاریخ ہسپانیہ کا ایک ورق بھی اس کی تردید میں پیش کیا جا چکا ہے۔ مضمون ہذا بھی اسکی دوسری قسط سمجھنی چاہیئے

## تہذیب و تمدن کا مرکز

گذشتہ قسط میں بتایا گیا تھا۔ کہ اسلامی حکومت کے زمانہ میں سپین ہر قسم کے علوم و فنون صنعت و حرفت اور تجارت اور زراعت کا مرکز تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اور تمام یورپین ممالک میں تہذیب و تمدن کی شعاعیں اسی مرکز سے پھیلی ہیں۔ مسلم حکمران ان دنوں اس قدر علم دوست تھے۔ کہ سپین میں مدارس اور کالجوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ ڈوزی جو اس دور کا ایک مشہور فرانسیسی جغرافیہ دان ہے لکھتا ہے۔ کہ اسلامی حکومت کے زمانہ میں سپین کا ہر شخص پڑھا لکھا تھا۔ حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب مسیحی یورپ میں سوائے پادریوں کے کوئی بھی نوشت و خواند سے آگاہ نہ تھا۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے خاندانی امراء اور رؤسا بھی جاہل محض تھے۔ مگر اسلامی حکومت میں ہر شہر میں کالج قائم تھے۔ اور سکولوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں تھا۔ پھر چند ایک کالجوں کے مجموعہ سے ایک یونیورسٹی قائم تھی۔

## قرطبہ کی یونیورسٹی اور مسلمانوں کی فراخدلی

قرطبہ کی یونیورسٹی تو اس قدر ترقی یافتہ تھی۔ کہ بغداد اور قاہرہ کی یونیورسٹیوں کی ہمسری کرتی تھی۔ ہر یونیورسٹی ایک افسر اعلیٰ کے تابع تھی۔ اور مسلمانوں کی بے تعصبی کا یہ عالم تھا۔ کہ یہ عہدہ ملک کے نامور صاحب علم و فضل اشخاص میں سے بلا تمیز مذہب و ملت پر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بارہا اس منصب جلیلہ پر عیسائی اور یہودی علماء فائض ہوئے۔ ان یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپ کے ہر حصہ سے طلباء آتے تھے۔ اور اسلامی فلسفہ سے بہرہ ور ہو کر اپنے ملک کی جہالت کو دور کرنے کی جدوجہد کرتے تھے۔

## عوام الناس میں علم کا چرچا

عوام الناس کی علم دوستی کا یہ عالم تھا۔ کہ ابن خلدون کے قول کے مطابق شہر قرطبہ میں بڑے بڑے عظیم الشان کتب خانے موجود تھے۔ اور عام چرچا کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ رؤسا بھی جو خود زیادہ تعلیم یافتہ اور علم پرور نہ تھے۔ اپنے ہاں اعلیٰ پایہ کی تصانیف اور نادر روزگار قلمی نسخے مہیا کرنے کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا دیتے تھے۔

## آبادی کی کثرت

کسی ملک کی خوشحالی اور رعایا کے مطمئن ہونے کا ثبوت اس کی آبادی کی کثرت سے مل سکتا ہے۔ وہی سپین جو مسلمانوں کے داخلہ سے قبل اجاڑ پڑا ہوا تھا۔ اور لوگ اپنے اوطان اور اموال و جائدادیں چھوڑ چھوڑ کر قریب کی ہمسایہ اسلامی سلطنتوں میں آباد ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کے قدوم سے اس قدر خوشحال ہو گیا۔ کہ آبادی بہت بڑھ گئی۔ صرف قرطبہ میں اس وقت ۶۶ ہزار محل اور قصر موجود تھے۔ عام مکانات کی تعداد کا اندازہ دو لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ ۳۸۰۰ مساجد اور سات سو حمام تھے۔ اسی ہزار دوکانیں اور بے شمار ہوٹل اور سرائیں موجود تھیں۔ اس زمانہ میں قرطبہ کی آبادی دس لاکھ تھی۔ اسلامی حکومت کی برکات کا اندازہ کرنے کے لئے یہ جاننا مفید ہوگا کہ یہ وہی قرطبہ ہے۔ جس میں آج کل صرف ۳۵ ہزار کے لگ بھگ خستہ حال انسان آباد ہیں۔

## صنعت و حرفت کی ترقی

صنعت و حرفت کی ترقی جو اس دور میں سپین کو حاصل ہوئی۔ اس کی تفصیلات بیان کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ ریشمی کپڑا تیار کرنے کے لئے کیڑوں کی دریافت پھر ان کی پرورش اور غور و پرداخت کے طریقے اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کی تجاویز کلیتہً مسلمانان سپین کی ایجاد ہیں۔ پھر ریشمی پارچات کی ساخت کا سہرا بھی انہی کے سر ہے۔ اس کے علاوہ چینی کے برتن تیار کر کے دنیا میں سب سے پہلے انہوں نے ہی پیش کئے۔ پہلے چمڑے سے کافی فائدہ نہ اٹھایا جا سکتا تھا۔ کیونکہ اسے کمانے کا طریق معلوم نہ تھا۔ سب سے قبل مسلمانوں نے اسے دنیا میں پیش کیا۔ اور پھر اس کے رنگنے کے بھی طریقے سکھائے۔ اس میں نقش و نگار بنانا بنایا مسلمان اس کام میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے تھے۔ جب ہسپانیہ میں ان کا زوال ہوا۔ اور انہیں وہاں سے نکلنا پڑا۔ تو یہ فن بھی ان کے ساتھ ہی مراکو میں چلا گیا۔ پھر وہاں سے انگلستان اور دیگر مغربی ممالک میں پہنچا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس طرح کمائے ہوئے چمڑے کو اب تک اہل انگلستان مراکو اور قرطبہ کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مٹی کے روغنی برتن بنانے کے موجد بھی مسلمان ہی ہیں۔ عمارتوں پر بیل بوٹے اور پچی کاری کی ایجاد کا سہرا بھی انہی کے سر ہے یہی وجہ ہے کہ اس ایجاد کو اب تک عربک کہا جاتا ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر بنانا چونکہ شرعاً جائز نہ تھا۔ اس لئے اس طرف انہوں نے توجہ نہ کی۔ لیکن بیل بوٹے اور نقش و نگار بنانے میں انہیں ید طولیٰ حاصل تھا۔ اور اسی کو ترقی انہوں نے عربی حروف ابجد کو خوبصورت کتبوں اور زیب و زینت کے سامان میں داخل کر دیا۔

## عورتوں کی ترقیات

یہ تمام ترقیاں صرف مردوں کے لئے مخصوص نہ تھیں۔ بلکہ عورتیں بھی ان میں حصہ دار تھیں۔ قرطبہ اور غرناطہ کی حکومتوں میں بہت سی ایسی عورتوں کا ذکر موجود ہے۔ جو اپنے زمانہ میں اس قدر تعلیم یافتہ اور قابل تھیں۔ کہ آج تک انسانیت ان پر ناز کر سکتی ہے۔ ان کی طبعی ذہانت شعر و سخن کے میدان میں خاص طور پر نمایاں تھی۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ کسی اور شعبہ میں انہیں دسترس نہ تھی۔ بلکہ فقہ۔ الٰہیات ریاضی۔ منطق۔ فلسفہ تمام علوم پر ان کو کامل عبور تھا۔ اور وہ تمام علوم میں استاد زمانہ تسلیم کی جا چکی ہیں۔

## موسیقی میں کمال

اندلسی مسلمان فن موسیقی کے بھی بڑے شائق تھے۔ اور دیگر علوم کی طرح اسے بھی سب سے پہلے انہوں نے ہی ایک باقاعدہ آرٹ کی صورت دی اور قواعد مقرر کئے۔ کئی قسم کی اصطلاحات کیں۔ موسیقی کے آلات ساخت کئے۔ اس زمانہ کے اطباء علم طب کے ساتھ فن موسیقی میں کمال پیدا کرنا بھی ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ ابن ماجہ جو اپنے عہد کا نامور طبیب فلسفی۔ ریاضی دان۔ ماہر علوم ہیئت و مساحت اور مہندس تھا وہ کامل موسیقی دان بھی مانا گیا ہے۔ ابتدائی زمانہ میں مصوری اور سنگتراشی روحانیت کے خلاف سمجھی جاتی تھی۔ لیکن سلطنت اور حکومت کا رنگ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ چونکہ امراء کو اس طرف رغبت ہوتی جا رہی تھی۔ اس لئے اس فن کی بھی مسلمانوں نے کافی خدمت کی۔

## شہامت

شہامت جو اس وقت کی مہذب دنیا میں ایک خاص قابل قدر انسانی جوہر سمجھا جاتا ہے۔ اور جو دراصل فی زمانہ کسی قوم یا ملک کے مہذب و متمدن یا وحشی ہونے کے لئے گویا ایک مابہ الامتیاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس زمانہ کے مسلمانوں کی یادگار سمجھنی چاہیئے سب سے پہلے اس کے باقاعدہ اصول اور آئین و ضوابط سپین کے مسلمان حکمران ناصر اور حکم کے عہد میں مرتب و مدون ہوئے۔ اور وہیں سے اسے مہذبانہ جلا اور رونق حاصل ہوئی۔ ایک فرنچ مؤرخ نے لکھا ہے کہ شہیمانہ خیالات کو سب سے پہلے اسی زمانہ میں نشو و نما ہوئی۔ اور انہی دنوں میں بنی نوع انسان کی کمزور جنس یعنی فرقہ اناث کے ادب و احترام اور حفاظت کا شریفانہ جذبہ آئین انسانیت میں داخل ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

## بیس فیصدی کے بجائے پچاس فیصدی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلسہ سالانہ کے چندہ کی ادائیگی کے لئے یہ فرمان شائع ہوا تھا۔ کہ ہر ایک احمدی اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۵ حصہ ادا کرے اور یہ بھی اجازت تھی۔ کہ جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ مقررہ رقم سے زائد بھی دے سکتے ہیں۔ اس فرمان کی تعمیل میں سبقت لے جانے والے اصحاب میں سے جن کی اطلاع صیغہ ہذا کو ملی ہے۔ ہمارے مکرم و محترم بھائی میاں محمد سعید صاحب وکیل حیدر آباد دکن بھی ہیں۔ جنہوں نے لکھا ہے۔ کہ وہ اپنی آمد کا کے پانچویں حصہ کی بجائے آدھا یعنی پچاس فیصدی چندہ جلسہ سالانہ میں علاوہ ان ماہواری چندوں کے جو ۱/۱۰ حصہ وصیت میں اور ایک پائی فی روپیہ کشمیر فنڈ میں پہلے سے ادا فرما رہے۔ دیں گے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

## امام الصلوۃ کی ضرورت

(۱) ضلع شیخوپورہ میں ایک انجمن احمدیہ کو اپنی مسجد کے لئے ایک ایسے امام کی ضرورت ہے۔ جو جماعت کو ضروری مسائل کے متعلق تعلیم دے سکیں اگر وہ دوکانداری کا کام کرنا چاہیں۔ تو کام حاطر خواہ چل سکتا ہے۔ جماعت تقریباً دس من گندم اور ۴ من مونجی سالانہ بطور امداد دیا کرے گی۔

اگر کوئی دوست وہاں جانا چاہیں۔ تو اپنی درخواست معہ کوائف اور مع تصدیق مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کے جلد بھجوادیں۔

(۲) قادیان کے متصل ایک گاؤں میں ایک ایسے احمدی دوست کی ضرورت ہے۔ جو وہاں پرچون کی دکان کھول سکیں۔ اور تعلیم یافتہ ہوں۔ تاکہ پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھا سکیں۔ نیز شرعی مسائل سے احمدی دوستوں کو مطلع کرتے رہیں۔ جو دوست اس جگہ دکان کرنا چاہیں۔ اور ان صفات سے متصف ہوں۔ وہ اپنی درخواست مع تصدیق مقامی امیر دفتر ہذا میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## اعلان متعلق چٹھی دربارہ یونیورسٹی

ایک طالب علم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور ایک چٹھی یونیورسٹی کے نظام اور اس کے امتحانات کے متعلق بھجوائی تھی۔ چونکہ انہوں نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اس لئے ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

## امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس سے پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب تحفہ گولڑویہ اور تذکرۃ الشہادتین کا امتحان ہوگا۔ جس کے لئے ۲۷ نومبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک بہت کم احباب کے نام موصول ہوئے ہیں۔ انہیں دس دن تک چٹھیاں بھیجی جائیں گی۔ جن دوستوں نے اپنے نام نہ لکھائے ہوں مگر امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کو بھی امتحان میں شامل کر لیا جائے۔

اس امر کی اطلاع کہ کون کونسے دوست اس امتحان میں شامل ہونگے ۵ نومبر تک پہنچ جانی چاہیئے۔ تاکہ دفتر ہذا سے مناسب کارروائی ہو سکے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ بہت سے دوست اس کام میں حصہ لینے کی کوشش کریں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## بیکاروں کیلئے ملازمت کی ضرورت

(۱) ایک صاحب فوجی پنشنر حوالدار جو مندرجہ ذیل کام کر سکتے ہیں۔ اراضیات کا انتظام بطور مختار۔ اردو تحریر کا کام یا چوکیدارہ وغیرہ۔ ان کی پنشن بہت تھوڑی ہے۔ مگر اخراجات بوجہ اہل و عیال زیادہ ہیں۔

(۲) ایک شادی شدہ لڑکی جس نے ۱۹۳۱ء میں میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ مگر صرف انگریزی میں فیل ہوگئی۔ اس کے لئے کسی سکول میں ملازمت کی کوشش کر کے احباب ممنون فرمائیں۔

(۳) حسب ذیل احباب کے لئے ملازمت کی ضرورت ہے جو دوست ان کے لئے کسی روزگار یا کام کا بندوبست کر سکتے ہوں۔ وہ کوشش کر کے ممنون فرمائیں۔

(۱) ایک صاحب جو قادیان کے باشندے ہیں۔ عمر ۲۴ سال میٹرک پاس ۱/۲ ۱ سال سے دفتری کام کا تجربہ ہے۔

(۲) یہ صاحب ضلع ملتان کے باشندے ہیں۔ عمر ۱/۲ ۲۰ سال میٹرک پاس

(۳) یہ صاحب ریاست جموں کے باشندے ہیں۔ عمر ۲۵ سال بی۔ اے پاس سکول ماسٹری کے کام کا تجربہ رکھتے ہیں

(۴) یہ صاحب سنور ریاست پٹیالہ کے باشندے ہیں۔ عمر ۵۴ سال اور لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ عرضی نویسی کے کام کا تجربہ ہے

ناظر امور عامہ قادیان

## مظلومین کشمیر کیلئے چندہ

جماعت احمدیہ دارالسلام نے علاوہ اپنے ماہواری چندوں کے کشمیر کمیٹی کے لئے بھی ۶۰ شلنگ بتفصیل ذیل ارسال کئے ہیں۔ (فجزاھم اللہ احسن الجزاء) اور خواہش کی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کے نام اخبار میں شائع کئے جائیں۔

| نام | شلنگ |
| --- | --- |
| مسٹر محمد یوسف صاحب | ۳۲ — ۰ |
| شیخ عبد الغنی صاحب | ۲ — ۰ |
| مسٹر فضل کریم صاحب بون | ۴ — ۵۰ |
| مسٹر عبد الکریم صاحب میٹ | ۴ — ۵۰ |
| مسٹر اسماعیل احمد صاحب | ۶ — ۰ |
| مسٹر محمد اسماعیل صاحب گارڈ | ۲ — ۰ |
| مرزا یعقوب بیگ صاحب گارڈ | ۳ — ۰ |
| بابو عبد الرحمٰن صاحب | ۴ — ۰ |
| مسٹر عبد الرشید صاحب | ۲ — ۰ |
| کل = | ۶۰ — ۰ شلنگ |

ناظر بیت المال قادیان

## ریویو اردو کے وی پی کی اطلاع

اردو ریویو آف ریلیجنز کے بقایا داروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ان کے نام تیسری بار سال حال کا چندہ وصول کرنے کے لئے ۵ نومبر کا رسالہ وی پی ہوگا مہربانی فرما کر وصول فرما لیں اب تو تمام سال رسالہ بر وقت وصول کر لیا ہے اور روپیہ جب ادا کر دینا چاہیئے اس رسالہ کی توسیع اشاعت میں خاص جدوجہد چاہیئے تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء پورا ہو کہ اس رسالہ کے خریدار دس ہزار ہوں۔ (مینیجر اردو ریویو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء

اور

## جماعت ہائے احمدیہ

اللہ تعالے کا فضل اور احسان ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے تحریک جلسہ سالانہ فرما کر احمدی جماعت کے احباب کو مالی قربانی کے لئے ایک اور موقعہ عطا فرمایا۔ یہ امر وضاحت کے ساتھ نہ صرف جماعتوں اور افراد کو بتلایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے چندہ عام یا چندہ وصیت کے علاوہ ہر احمدی کے لئے ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ چندہ جلسہ سالانہ مقرر فرمایا ہے۔

جلسہ سالانہ ایک ایسی مبارک اور بابرکت تقریب ہے۔ کہ اس موقعہ پر احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سے بالمشافہ فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تقریب کے بہت سے فوائد بیان فرمائے ہیں۔ پس اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود اس کارِ خیر میں پوری طور پر حصہ لے بلکہ دوسروں سے بھی وصول کرنے کے لئے خاص جدوجہد کرے لیکن جماعت کے چندہ کی موجودہ رفتار اور وعدوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ ابھی تک اس چندہ کی تحصیل کی نسبت کارکنوں نے پوری توجہ نہیں کی۔ حالانکہ یہ ایک بہت چھوٹی سی قربانی تھی۔ جس کے لئے احباب کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے تھی۔

ممکن ہے۔ بعض لوگ یہ کہیں۔ کہ ہم مجبور ہیں۔ اور مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ ایسے دوستوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا ذیل کا ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔

"میں ان کو جو سست ہیں۔ اور ان کو بھی جو اپنے آپ کو نمبردار سمجھتے ہیں۔ کہتا ہوں۔ کہ ایک دن وہ بھی اللہ تعالے کے پاس جانے والے ہیں۔ یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ اس میں نہ پہلے لوگ زندہ رہے۔ اور نہ موجودہ رہیں گے۔ مونہہ سے کہہ دینا کہ ہم تنگ دست ہیں۔ یہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ ہم نے کروڑ پتی بھی ایسے نہیں دیکھے۔ جو اپنی حالت پر خوش ہوں۔ ہم نے لاکھ پتی ایسے دیکھے ہیں۔ جو اپنی تنگ دستی کا رونا روتے ہیں۔ انہیں یہ شکوہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کروڑ پتی کیوں نہیں ہو جاتے۔ جب ایک کروڑ حاصل ہو جائے۔ تو پھر یہ حسرت ہوتی ہے۔ کہ دوسرا کروڑ کیوں حاصل نہیں ہوتا۔ اور جب دو کروڑ ہو جاتے۔ تو تیسرے کروڑ کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض یہ رونا تو دل سے تعلق رکھتا ہے۔ روپوؤں سے نہیں۔ اس کے مقابلہ میں بعض اخلاص والے ایسے ہوتے ہیں۔ گویا انہیں سارے جہان کی بادشاہت میسر ہے۔"

پس تنگدستی اور مشکلات کا عذر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت کے لئے نہیں ہونا چاہیئے۔

اس وقت جبکہ یہ اعلان لکھا جا رہا ہے۔ دفتر محاسب سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جماعت حیدر آباد دکن نے بذریعہ سیٹھ محمد غوث صاحب محاسب مبلغ ۲۰۵/- کا بیمہ ارسال کیا ہے۔ جس میں ۱۰۳ چندہ جلسہ سالانہ ۹۷ روپیہ چندہ عام اور ۵۰ چندہ کشمیر فنڈ ہے۔ جماعت حیدر آباد دکن کے احباب نے چندہ جلسہ سالانہ ادا کرتے ہوئے دوسری جماعتوں کے لئے یہ مثال قائم کی ہے۔ کہ وہ بھی چندہ جلسہ سالانہ ادا کرتے ہوئے دیگر چندوں پر کسی قسم کا اثر نہ پڑنے دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز مالی مشکلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالے سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ ان مشکلات اور مصائب کے دنوں کو دور فرمائے۔ اور در اصل بات تو یہ ہے۔ کہ میں انہیں مصائب کے دن سمجھتا ہی نہیں۔ کیونکہ مومن کا دل اتنا وسیع ہوتا ہے۔ کہ وہ مصیبت کو مصیبت ہی نہیں سمجھتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید کا آغاز الحمد للہ سے کیا۔ پس مومن کا تو کام ہی یہ ہے۔ کہ وہ ہر حالت میں اللہ تعالے کا شکریہ ادا کرتا ہے اور وہ یہی کہتا ہے جو حالت خدا تعالے کی طرف سے نازل ہوئی۔ وہی اچھی ہے۔ اگر بظاہر بری نظر آتی ہے۔ تو وہ میری آنکھوں کا قصور ہے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ایک چور کو اپنی آنکھ سے چوری کرتے دیکھا انہوں نے اسے کہا۔ دیکھ تجھے اصلاح کرنی چاہیئے۔ وہ کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا۔ میری آنکھوں نے غلطی کی۔ مگر تیرے قول کو میں نے سچا مان لیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام اگر ایک چور کو کہہ سکتے ہیں۔ کہ میری آنکھیں جھوٹی ہیں۔ مگر تو جھوٹا نہیں۔ تو کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ ہم اپنی آنکھوں کو سچا اور خدا کو جھوٹا سمجھ لیں۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی آنکھوں پر چور کے قول کو ترجیح دی۔ تو کیا ہم خدا کی بات کو اپنی سمجھ پر ترجیح نہیں دے سکتے۔ خدا تعالے فرماتا ہے۔ الحمد للہ یعنے ہماری طرف سے جو بھی بات پیدا کی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ ہمیشہ حمد ہوتا ہے۔ مثنوی والے مولانا روم بھی فرماتے ہیں

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند - زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

کہ خدا کی طرف سے جو بھی مصیبت کسی قوم پر آتی ہے۔ اس کے نیچے اللہ تعالے کی رحمت کا خزانہ مخفی ہوتا ہے۔ پس ہم تو ان ایام کو مصیبت کے ایام سمجھتے ہی نہیں۔ مگر جو سمجھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ اللہ تعالے سے دعا کرے۔ کہ وہ اسے استقلال اور استقامت عطا فرمائے۔ اور جو اسے نعمت سمجھتا ہے۔ ایسا شخص کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور عذاب خدا کی طرف سے دوسروں پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ اس کی طرف سے نہیں آیا کرتے۔"

پس جن دوستوں نے ابھی تک اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا۔ یا کچھ حصہ ادا کیا ہے وہ جلد سے جلد اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور اللہ تعالے کے حضور سے اس کا ثواب دارین حاصل کریں۔ قادیان کے مرکزی کارکنوں میں ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ کہ انہوں نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور ضرورت کا احساس کرتے ہوئے چندہ عام یا چندہ وصیت اور کشمیر فنڈ کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ یکمشت چالیس فی صدی کی شرح سے ادا کیا ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال قادیان)

---

# چندہ جلسہ سالانہ کیلئے مستورات کی قابل قدر جدوجہد

## احمدی خواتین گوجرانوالہ کی سعی مشکور

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے لئے احمدی خواتین بھی سرگرمی سے جدوجہد کر رہی ہیں۔ اور خدا تعالے کے فضل سے انہیں خاص طور پر کامیابی ہو رہی ہے جیسا کہ حسب ذیل خط سے ظاہر ہے جو اہلیہ صاحبہ حکیم محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کی طرف سے موصول ہوا ہے

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز ہم نے احمدی مستورات سے چندہ جلسہ سالانہ گھروں میں جا کر بلکہ دو دو تین تین دفعہ جا کر خدا کی توفیق سے وصول کیا۔ اور ایک بھی بہن اس بابرکت کام میں شامل ہونے سے محروم نہیں رہی۔ خدا کا بہت بہت شکر ہے جمع شدہ روپیہ ۲۵ اکتوبر انجمن احمدیہ کے محاسب صاحب کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

دیگر مقامات کی احمدی خواتین کو بھی اس بارے میں اپنے فرض کی ادائگی کی طرف جلد سے جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست نومبائعین ۱۹۳۲ء

1897 پیر نشاں صاحبہ بنت غوث خان صاحب ضلع گورداسپور
1898 مہنداں بی بی صاحبہ ماہی صاحب
1899 حسینی صاحبہ
1900 حرمتے صاحبہ
1901 عمری صاحبہ
1902 محمد بی بی صاحبہ بنت حسین بخش صاحب نمبردار
1903 رحیم بی بی صاحبہ بنت حسین محمد صاحب
1904 فتح بی بی اہلیہ حسین بخش صاحب
1905 بیگم بی بی صاحبہ
1906 رحمتے صاحبہ بنت جیون صاحب
1907 عالم بی بی صاحبہ بنت جھنڈا صاحب
1908 حسین بی بی صاحبہ اہلیہ کرم الہی صاحب
1909 حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ نظام الدین صاحب
1910 غلام بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ دتا صاحب
1911 احمد الدین صاحب
1912 طالعہ بی بی صاحبہ بنت نور محمد صاحب
1913 مہراں صاحبہ زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب
1914 مظفر شاہ صاحب
1915 چوہدری خیراتی صاحب ضلع گورداسپور
1916 برکت بی بی صاحبہ
1917 امام الدین صاحب
1918 صغراں فاطمہ صاحبہ زوجہ شریف حسین صاحب
1919 حشمت بی بی صاحبہ بنت علی بخش صاحب
1920 اقبال صاحب ولد غلام نبی صاحب
1921 شریفاں بی بی صاحبہ بنت منگی صاحب
1922 امام بی بی صاحبہ بنت نبی بخش صاحب
1923 سرداراں صاحبہ بنت ماہی صاحب
1924 طالعہ صاحبہ بنت اللہ بخش صاحب
1925 دولتے بی بی صاحبہ
1926 مہراں بی بی صاحبہ بنت امام الدین صاحب
1927 حسن بی بی صاحبہ بنت علی بخش صاحب
1928 حسین بی بی صاحبہ بنت کریم صاحب
1929 نور بیگم صاحبہ بنت دولت خان صاحب
1930 رحمت بی بی صاحبہ بنت کرم بخش صاحب
1931 محمد بی بی صاحبہ بنت بوٹا صاحب

1932 مراد بی بی صاحبہ بنت غلام رسول صاحب ضلع گورداسپور
1933 غلام بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب
1934 فضل احمد صاحب
1935 حاکم بی بی صاحبہ بنت دین محمد صاحب
1936 ریشم بی بی صاحبہ زوجہ نواب الدین صاحب
1937 سرداراں بی بی صاحبہ بنت اللہ بخش صاحب
1938 عنایت شاہ صاحب
1939 مالاں بنت ہیرا صاحب
1940 فتح بی بی صاحبہ زوجہ اللہ داد صاحب
1941 زینب صاحبہ بنت بسو صاحب
1942 جسو صاحبہ نظام الدین صاحب
1943 رحمت بی بی صاحبہ زوجہ جھنڈا صاحب
1944 غلام محمد صاحب
1945 سرداراں صاحبہ بنت غلام الدین صاحب
1946 بھولی صاحبہ زوجہ فضل الدین صاحب
1947 غلام بی بی صاحبہ بنت فضل الدین صاحب
1948 ریشم بی بی صاحبہ خیر الدین صاحب
1949 فاطمہ بی بی صاحبہ بابو صاحب لائل پور
1950 نواب بی بی صاحبہ غلام نبی صاحب
1951 محمد شریف صاحب ولد عنایت اللہ صاحب
1952 حسین بی بی صاحبہ ولد اللہ دتا صاحب
1953 عزیز صاحب
1954 نواب بی بی صاحبہ بنت بڈھا صاحب
1955 سراج الدین صاحب
1956 کریم بی بی صاحبہ بنت محمد بخش صاحب
1957 فضل بی بی صاحبہ خیر الدین صاحب
1958 نواب بی بی صاحبہ زوجہ عبدالرحمن صاحب
1959 عزیز احمد صاحب
1960 نذیر احمد صاحب
1961 نواب بی بی صاحبہ زوجہ سردار صاحب
1962 مہر بی بی صاحبہ زوجہ الٰہی بخش صاحب
1963 چوہدری بوٹے خان صاحب
1964 مراد خان صاحب ولد دولت خان صاحب
1965 وزیر بیگم صاحبہ بنت دوسے خان صاحب
1966 محمد طفیل صاحب

1967 نور بیگم زوجہ سردار خان صاحب ضلع گورداسپور
1968 ہیراں صاحبہ زوجہ پھوجا خان صاحب
1969 علی محمد صاحب
1970 جنت صاحب
1971 رحمت بی بی صاحبہ زوجہ رحمان صاحب
1972 رانی صاحبہ زوجہ صدرالدین صاحب
1973 احمد بی بی صاحبہ غنی صاحب
1974 زینب بی بی صاحبہ زوجہ فتح الدین صاحب
1975 جانو صاحبہ زوجہ دارا صاحب
1976 فضل بی بی صاحبہ بنت منشی صاحب
1977 حسن بی بی صاحبہ زوجہ تاج الدین صاحب
1978 عائشہ صاحبہ زوجہ منشی صاحب
1979 بھاگ بھری صاحبہ
1980 احمد بی بی صاحبہ زوجہ علم الدین صاحب
1981 احمد بی بی صاحبہ زوجہ لال الدین صاحب
1982 جانو صاحبہ بیوہ
1983 احمد بی بی صاحبہ زوجہ احمد صاحب
1984 بی بی صاحبہ بنت پونو صاحب
1985 محمد طفیل صاحب
1986 حسن محمد صاحب
1987 نور بیگم صاحبہ زوجہ علی محمد صاحب
1988 محمد بی بی صاحبہ بنت فقیر خان صاحب
1989 حبیب فاطمہ صاحبہ
1990 امام الدین صاحب
1991 ارشد علی صاحب
1992 سردار بی بی صاحبہ بنت فقیر علی صاحب
1993 سراج جان صاحبہ
1994 برکت علی صاحب وزیر آباد
1995 عنایت اللہ صاحب ضلع شاہپور
1996 مستری لال الدین صاحب بھیرہ
1997 بشیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی
1998 حکیم عبدالمجید صاحب ضلع جالندھر
1999 کوڑا صاحب نواب شاہ سندھ
2000 عبدالرحیم صاحب ضلع نواب شاہ سندھ
2001 کمال صاحب ضلع جالندھر
2002 مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ محمد الدین صاحب
2003 نعمت بی بی صاحبہ زوجہ تاج محمد صاحب
2004 وزیر احمد خان صاحب مظفرگڑھ
2005 محمد کریم صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان

2006 عمری صاحبہ زوجہ بڈھا صاحب ضلع گورداسپور
2007 اللہ رکھی صاحبہ زوجہ فیرالدین صاحب
2008 عبدالرحمن صاحب بہاولپور
2009 منظور احمد صاحب بہاولپور سٹیٹ
2010 حبیب الرحمن صاحب ضلع بنوں
2011 صادقہ صاحبہ
2012 شاہ نامہ صاحبہ
2013 محمد ایوب صاحب ضلع سیالکوٹ
2014 غلام رسول صاحب کراچی
2015 رحمت اللہ صاحب ہوشیارپور
2016 حافظ محمد شفیع صاحب سیالکوٹ
2017 سید سردار علی صاحب انبالہ
2018 سردار بی بی صاحبہ بنت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ضلع گورداسپور
2019 عبدالحق صاحب گجرات
2020 اہلیہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
2021 ہردو پسران
2022 زینب بی بی صاحبہ بنت فضل الدین صاحب
2023 عائشہ بی بی صاحبہ حبیب صاحب
2024 قائم محمد صاحب
2025 حسین صاحب
2026 غلام فاطمہ صاحبہ
2027 عبدالعزیز صاحب
2028 عبدالغنی صاحب
2029 اللہ رکھی صاحبہ بنت علم دین صاحب
2030 چراغ بی بی صاحبہ امام الدین صاحب
2031 زبیدہ بی بی صاحبہ جلال الدین صاحب
2032 برکت بی بی صاحبہ کاکا صاحب
2033 رلدو صاحب
2034 اللہ بخش صاحب
2035 رحیم بی بی صاحبہ
2036 عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ اللہ بخش صاحب
2037 ابراہیم صاحب
2038 رحیم بی بی صاحبہ زوجہ عبداللہ صاحب
2039 نور محمد صاحب ملتان
2040 امام الدین صاحب سیالکوٹ
2041 رحمت الہی صاحب انبالہ
2042 چوہدری عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ
2043 ملک قاسم علی صاحب ملتان
2044 نجم الدین صاحب
2045 خواجہ گلو خان صاحب [illegible]

# اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں آجکل اگر ہاضمہ کو خراب ہونے دیا جائے اور ذرا سی خرابی ہوتے ہی روک دیا جائے تو ۔۔۔ رہ سکتے ہیں۔
اس لئے آج کل

## "امرت دھارا"

کا بکثرت استعمال جاری رکھنا چاہئے کوئی بھی تکلیف ہو فوراً اسی پر زور دینا چاہئے یہ دستوں میں، آماردانہ کے پانی سے ۔۔۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوانزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا کیونکہ وہ کمال درجہ کی اینٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک ۔۔۔ رت کی نعمتوں سے فائدہ ہی اٹھائیں گے اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے!

گھر میں رکھئیے۔ جیب میں رکھئیے۔ بھولئے نہیں۔ صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو ۔۔۔ ے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آ ۔۔۔ نے

**احتیاط**:۔ نقلوں سے بچو کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں ہو کر دیکھ ڈکھ اور تشویش کو بڑھا دیں گی صح ۔۔۔ املہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون ۔۔۔ و تار کیلئے پتہ
امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور ۔۔۔ ۹۳ لاہور


Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

## نوٹس

یکم نومبر ۳۲ء سے نمبر ۳۳۱ اپ اور نمبر ۳۳۲ ڈاؤن تھرڈ کلاس مسافر گاڑی اور نمبر ۳۳۳ اپ نمبر ۳۳۴ ڈاؤن انٹر اور تھرڈ کلاس مسافر گاڑیوں کے اوقات میں جوگندر نگر اور پٹھان کوٹ کے درمیان حسب ذیل تبدیلی ہوگی۔

| نمبر ۳۳۱ تھرڈ کلاس پسنجر | ۳۳۳ انٹر و تھرڈ کلاس پسنجر | سٹیشن | ۳۳۴ انٹر و تھرڈ کلاس پسنجر | ۳۳۲ تھرڈ کلاس پسنجر |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱۳-۵۰ | | آمد جوگندر نگر۔ روانگی | | ۸-۴۵ |
| ۱۲-۱۴ | ۱۸-۴۷ | روانگی بیجناتھ | آمد | ۱۰-۱۸ |
| ۱۲-۵۴ | | آمد پپرولا | روانگی ۶-۵۰ | ۱۰-۲۸ |
| ۸-۳۰ | ۱۵-۱ | روانگی گولر | آمد ۱۰-۳۸ | ۱۴-۳۳ |
| ۸-۳۲ | ۱۴-۵۶ | آمد | روانگی ۱۰-۴۶ | ۱۵-۰۲ |
| ۵-۲۸ | ۱۱-۵۰ | روانگی پٹھانکوٹ | آمد ۱۳-۳۶ | ۱۷-۴۴ |

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے گفتگو کریں۔

این ڈبلیو۔ آر۔ ہیڈ کوارٹرس
لاہور۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء
چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ


## آفتابی ست سلاجیت

یہ وہ خاص دوائی ہے جو ہم نے اس سال بڑی محنت اور بصرف زرکثیر بتدریج مرتبہ فلٹر کر کے آفتاب کی تپش سے تیار کی ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو دوسرے اشتہاری حکیم اکسو فی تولہ کے حساب سے فروخت کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب بقدر ضرورت منگوا کر آزمالیں۔ قیمت درجہ اول فی تولہ چار آنے قسم دوم ۲ر تاجران کے ساتھ رعایت

عبد الغفار عبد الغنی احمدی
اینڈ سنز تاجران
گلگت کشمیر

## پیکو آرٹ پریس لاہور کی اسلامی مطبوعات

میں سے

## پنجسورہ شریف مترجم

موسومہ بہ

## مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن

بھی چھپ کر تیار ہوگیا ہے۔ یہ ترجمہ نہایت صحیح، عام فہم اور سلیس مروجہ اردو زبان میں خاص اہتمام سے کرایا گیا ہے جو ہر لحاظ سے موجودہ تمام تراجم سے بہترین مانا گیا ہے۔
جلد نہایت دیدہ زیب مضبوط اور ولایتی کپڑے کی تیار کی گئی ہے۔

قسم اول ۱۴ر — قسم دوم ۱۲ر

## پیکو آرٹ پریس بیرون دہلی دروازہ لاہور

اپنا پتہ صاف لکھیں اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں


**وصیت نمبر ۲۱۸:۔** غلام محمد ولد عبیدہ صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن شاہ پور حال وارد فیروز پور
میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے اراضی واقعہ موضع شاہ پور ڈھائی گھماؤں چاہی و بارانی جس کی کل قیمت اندازاً ۔/۵۰۰ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۔/۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا میری اس وصیت کا نفاذ یکم اپریل سے ہوگا میں حصہ آمد ماہ اپریل کی تنخواہ سے ادا کرنا شروع کرونگا۔
العبد:۔ غلام محمد بقلم خود حال ملازم آرسنل فیروز پور۔ گواہ شد:۔ محمد جمیل احمدی کلرک آرسنل فیروز پور۔ گواہ شد:۔ اللہ بخش ولد محمد بخش۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ کلرک آرسنل فیروز پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**چوہدری ظفر اللہ خان صاحب** گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے۔ لاہور سے روانگی کے وقت بہت سے معززین نے سٹیشن پر آپ کو الوداع کہا دہلی میں آپ نے ایک نمائندہ پریس سے الہ آباد کی ہندو مسلم سکھ مصالحت کانفرنس کے متعلق کہا۔ یہ کانفرنس نہایت بے موقع کی جا رہی ہے اور مختلف فرقوں کے کشیدہ تعلقات کو اور بھی خراب کرنے کا موجب ہوگی۔ اس پہلو میں کوششوں کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کمیونل اوارڈ کے خلاف سکھوں کی سرگرمیاں از سر نو شروع ہو گئی ہیں اور اختلافات میں پھر تیزی آ رہی ہے مسلمانوں کی غالب اکثریت اس وقت ایوارڈ کی شرائط پر نظر ثانی کرنے کو تیار نہیں اور مجھے ڈر ہے کہ مجوزہ مصالحت کانفرنس فرقوں کے درمیان غصہ کے جذبات کو اور زیادہ بڑھادے گی۔ میرا خیال ہے کہ بہترین طریق یہ ہوگا کہ وزیر اعظم کے کمیونل اوارڈ پر دس سال تک عملدر آمد کیا جائے اور اس کے بعد اس پر نظر ثانی کی جائے۔

**بھائی پرمانند** نے پنڈت مدن موہن مالویہ کو لکھا ہے کہ اگر الہ آباد کانفرنس میں تیرہ مسلم نکات کا تسلیم کیا جانا لازمی امر ہے تو میری دانست میں اس کا انعقاد سراسر بے سود ہے اور میں اس میں شریک ہونے سے معذور ہوں۔

**سردار تارا سنگھ صاحب** جج پٹیالہ ہائی کورٹ اس سال گول میز کانفرنس کے ڈیلیگیٹ تجویز ہوئے۔ اور آپ شمولیت کے لئے لنڈن روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی روانگی پر گیانی شیر سنگھ صاحب نے ایک بیان میں کہا سردار صاحب کا یہ فعل ننکانہ صاحب کے مہنت نرائن داس سے کسی طرح کم نہیں جس نے ۲۰۰ سکھوں کو قتل کر دیا تھا۔

**شمال مغربی سرحدی صوبہ** کے گورنر ہز ایکسی لنسی سر رالف گرفتھ چار ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں۔ رخصت ۳ نومبر سے شروع ہوگی۔ مسٹر جی سی کنگھم ہوم ممبر قائم مقام گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔

**نواب صاحب چھتاری** کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے بعض خانگی معاملات کی بناء پر گول میز کانفرنس میں شامل ہونے سے معذوری کا اظہار کیا ہے گورنمنٹ نے ان کی جگہ کانپور کے حافظ ہدایت حسین صاحب کو مدعو کیا ہے۔

**مسٹر دت** ایڈیٹر فری پریس آف انڈیا لاہور برانچ کو خان عبد الغفار خاں کے مکان جلائے جانے کی خبر کی اشاعت کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۱۲۵ ایمرجنسی پاورس آرڈیننس اور زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند پچاس پچاس روپے جرمانہ کی سزا کا حکم ہوا مسٹر دت نے اس کے خلاف اپیل کی۔ ۲۸ اکتوبر کو سیشن جج لاہور نے ایک دفعہ میں ملزم کو بری کر دیا لیکن زیر دفعہ ۵۰۵ جرم بحال رکھتے ہوئے جرمانہ صرف ایک روپیہ کر دیا۔

**دہلی میں قلعہ پورندھیر** مرہٹوں کے زمانہ کی ایک مشہور تاریخی عمارت ہے۔ اس کے فوجی حکام کو قلعہ میں کئی جگہ سے زمین کھودنے پر چند تاریخی کاغذات دستیاب ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ اس حقیقت کا انکشاف ہوا ہے کہ قلعہ کی بنیاد رکھنے سے قبل دیوی کو خوش کرنے کے لئے بنیاد کے نیچے لکھوکھا پونڈ وزنی سونا دبانا ضروری خیال کیا گیا۔ فوجی حکام ارباب حکومت کے پاس پہنچے اور سونے کا خزانہ نکالنے کے لئے قلعہ کی بنیادیں کھودنے کی اجازت طلب کی۔ تازہ اطلاع ہے کہ حکومت قلعہ کی بنیادیں کھدوا دینے پر رضامند ہو گئی ہے اور فوجی حکام محکمہ آثار قدیمہ کی امداد سے کام شروع کرنے والے ہیں۔

**دیوار چین** کے متعلق جو سات عجائبات عالم میں سے ایک ہے اور جو تاتاری حملہ کی روک تھام اور ان کے ظلم و ستم سے محفوظ رہنے کے لئے تعمیر کی گئی تھی شنگھائی کی اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت چین کے روبرو تجویز پیش کی گئی ہے کہ اسے موٹر روڈ میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس دیوار پر جو ۲۰ فٹ بلند اور دو ہزار میل لمبی ہے پہلو بہ پہلو متعدد موٹریں بآسانی چلائی جا سکتی ہیں۔ حکومت چین دیوار کو موٹر روڈ میں تبدیل کرنے کے لئے تیاریاں عمل میں لا رہی ہے۔

**ہندوستانی عیسائیوں کا جداگانہ انتخاب کی تائید میں** ۲۶ اکتوبر پونا میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک دونوں فرقوں کے لوگ موجود تھے۔ جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ ملک کی مجالس قانون ساز میں ہندوستانی عیسائیوں کی نیابت کے لئے فرقہ وار انتخاب بہترین ذریعہ ہے مزید برآں جلسہ ہذا کی رائے میں مخصوص نشستوں کے ساتھ مشترکہ انتخاب منظور کرنا اپنی تخلیط آپ کرنا ہے اگر یہ طریق کار اختیار کیا گیا تو ہندوستانی عیسائی جماعت کے مفاد کو سخت دھکا لگے گا۔

**طبیہ کالج دہلی** کے سات ٹرسٹیوں نے مجلس منتظمہ کی خدمت میں ایک عرضداشت ارسال کی ہے جس میں اس امر پر زور دیا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر مجلس کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے اور ان پچاس سوالات کا جواب پیش کیا جائے جو عرضداشت میں موجود ہیں عرضداشت میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کالج کے کئی محکموں میں بدانتظامی کا دور دورہ ہے۔ نیز بورڈ کے دستور میں تبدیلیاں کرنے کا جو وعدہ کیا گیا تھا وہ ہنوز پورا نہیں کیا گیا۔

**دارالعوام** میں بیان کیا گیا ہے کہ حال میں ہندوستان بھر میں تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں کوئی اہم واقعات رونما نہیں ہوئے البتہ بنگال میں گزشتہ تین مہینوں کے اندر دہشت انگیز وارداتوں کے رونما ہونے کی وجہ سے صوبہ کے مختلف حصوں میں مزید سات فوجی دستے تعینات کئے گئے ہیں اور یہ دستے اس وقت تک وہاں رہیں گے۔ جب تک ان کی ضرورت محسوس کی جائے گی۔

**لنکاشائر کے سوتی کارخانوں کا جھگڑا** ختم ہو گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ ۳۱ اکتوبر سے مزدوروں میں فی پونڈ $8\frac{1}{2}$ انیس کے حساب سے تخفیف کی جائے۔

**الہ آباد کانفرنس** کے متعلق سر محمد یعقوب آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے مولانا شوکت علی کو ان کے دعوت نامہ کے جواب میں لکھا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے اپنے اجلاس مورخہ ۲۳ اکتوبر میں فیصلہ کیا تھا کہ اس تمام گفت و شنید کے متعلق اپنا فیصلہ اس وقت تک محفوظ رکھے جب تک اس کے نتائج معلوم نہ ہو جائیں۔ یہ جلسہ تمام آئندہ گفت و شنید کے متعلق بھی اپنا فیصلہ محفوظ رکھتا ہے حتیٰ کہ اکثریت کی طرف سے واضح تجاویز پیش نہ ہو جائیں۔ لکھنؤ کانفرنس نے بھی یہی قرارداد منظور کی تھی کہ ہندوؤں کی طرف سے تیرہ مطالبات کی منظوری کے بعد گفت و شنید شروع کی جائے یہ جب ابتدائی مرحلہ طے ہو جائیگا اور لیگ کو کانفرنس کے نتائج کا علم ہو جائیگا۔ تو اس وقت آل انڈیا مسلم لیگ ان پر فوراً سنجیدگی کے ساتھ غور کرے گی۔ فی الحال میں ہر حالت میں لیگ کے فیصلوں کا تابع ہوں اور اسی کا مقرر کردہ طریقہ اختیار کر سکتا ہوں۔

**تیسری گول میز کانفرنس** کے مندوبین میں برطانوی ہند کے ان نمائندوں کا مزید اضافہ ہوا ہے۔ سر این ایم سرکار مسٹر ایم این جوشی۔ بیگم شاہ نواز

**درگئی (رپٹ ورز)** کے ریلوے پل کو بم سے اڑا دینے کی ۲۷ اکتوبر کو ایک ناکام کوشش عمل میں آئی۔ بم پھٹ گیا لیکن کوئی قابل ذکر نقصان نہیں ہوا۔ پولیس سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی